اضافہ ونظرثانی شدہ دوم ایڈیشن: جُمادَی الاُولی 1441ھ/ جنوری 2020

اہم مسائل پر مشتمل ایک مفید رسالہ

قرآن کریم

کو چھونے کے احکام وآداب

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

اِجمالی فہرست

- قرآن کریم کی تعظیم واحترام
- قرآن کریم کو چھونے کے لیے پاکی کا حکم
- مذکورہ مسئلہ سے متعلق ایک شبہ کا ازالہ
- مذکورہ مسئلہ سے متعلق احادیث مبارکہ
- آیت ’’لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ‘‘ کی تفسیر اور غلط فہمیوں کا اِزالہ
- کیا مذکورہ مسئلہ قرآنی آیت سے ثابت نہیں؟
- کیا مذکورہ مسئلے میں استدلال صرف آیت سے ہے؟
- تفسیر معارف القرآن سے اقتباس
- قرآن کریم کے اوراق اور جِلد کو بے وضو چھونے کا حکم
- قرآن کریم کو غلاف کے ساتھ بے وضو چھونے کا حکم
- قرآنی آیات پر مشتمل کاغذ وغیرہ کو بے وضو چھونے کا حکم
- قرآن کریم کو کسی حائل کے ذریعے بے وضو چھونے کا حکم
- قرآن کریم کو جسم سے متصل لباس کے ذریعے بے وضو چھونے کا حکم
- تفسیر کی کتب کو بے وضو چھونے کا حکم
- حدیث اور فقہ کی کتب کو بے وضو چھونے کا حکم
- قرآن کریم کا ترجمہ بے وضو چھونے کا حکم
- غیر مسلم کو قرآن کریم دینے کا حکم
- نابالغ بچے کے لیے قرآن کریم کو بے وضو چھونے کا حکم
- بے وضو قرآن کریم لکھنے کا حکم
- کمپیوٹر اور موبائل کے ذریعے بے وضو قرآن کریم ٹائپ کرنے کا حکم
- موبائل فون یا کسی اور ڈیجیٹل ڈیوائس میں موجود قرآن کریم کو بلاوضو چھونے کا حکم

پیش لفظ

تقریباً سال پہلے ’’قرآن کریم کو چھونے کے احکام وآداب‘‘ پر مشتمل ایک رسالہ تحریر کیا تھا جو کہ الحمدللہ مفید ثابت ہوا، اب چند دن پہلے اس کو اپنے ’’سلسلہ اصلاحِ اَغلاط‘‘ میں نظرثانی اوراضافہ کے ساتھ قسط وار شائع کیا، اس کے بعد یہ تقاضا ہوا کہ اسے یکجا کرکے عام کیا جائے تو انھی اقساط کو یکجا کرکے شائع کیا جارہا ہے۔

اہلِ علم سے درخواست ہے کہ اس تحریر میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں، بندہ ممنون رہے گا۔ جزاکم اللہ خیرًا

اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرماکر بندہ کے لیے، بندہ کے والدین، اہل وعیال، خاندان، اساتذہ کرام، حضرات اکابر، احباب اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے صدقہ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔

بندہ مبین الرحمٰن

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

جُمادَی الاُولیٰ 1441ھ/ جنوری 2020

قرآن کریم کی تعظیم واحترام:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اس لیے اس کا ادب واحترام اور تعظیم ہر مسلمان پر واجب ہے، اس لیے ہر مسلمان کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ قرآن کریم کے ادب واحترام کی بھرپور رعایت کرے اور اس میں ذرا سی بھی غفلت گوارہ نہ کرے۔

- الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ میں ہے:

آدَابُ النَّاسِ كُلِّهِمْ مَعَ الْقُرْآنِ: أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى وُجُوبِ تَعْظِيمِ الْقُرْآنِ الْعَزِيزِ عَلَى الإِطْلاقِ وَتَنْزِيهِهِ وَصِيَانَتِهِ. (مادة: قرآن جلد: 33، صفحه: 38)

ذیل میں قرآن کریم کو چھونے سے متعلق آداب بیان کیے جاتے ہیں:

قرآن کریم کو چھونے کے لیے پاکی کا حکم:

قرآن مجید کو چھونے کے لیے پاک ہونا ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ بے وضو اور حالتِ جنابت میں، اسی طرح عورت کے لیے حیض ونفاس کی حالت میں کسی حائل کے بغیر قرآن کریم چھونا جائز نہیں، یہی جمہور امت اور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔ (تفسیر معارف القرآن عثمانی سورت واقعہ آیت:79)

- فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

وَمِنْهَا: حُرْمَةُ مَسِّ الْمُصْحَفِ، لَا يَجُوزُ لَهُمَا وَلِلْجُنُبِ وَالْمُحْدِثِ مَسُّ الْمُصْحَفِ إلَّا بِغِلَافٍ مُتَجَافٍ عنه كَالْخَرِيطَةِ وَالْجِلْدِ الْغَيْرِ الْمُشَرَّزِ، لَا بِمَا هو مُتَّصِلٌ بِهِ هو الصَّحِيحُ، هَكَذَا في «الْهِدَايَةِ»، وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى كَذَا في «الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ».

(الْبَابُ السَّادِسُ في الدِّمَاءِ الْمُخْتَصَّةِ بِالنِّسَاءِ، الْفَصْلُ الرَّابِعُ في أَحْكَامِ الْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ وَالِاسْتِحَاضَةِ)

مسئلہ:

ناپاکی کی حالت میں قرآن کریم کو جس طرح ہاتھ سے چھونا جائز نہیں اسی طرح جسم کے کسی اور عضو سے بھی چھونا جائز نہیں۔

- فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

وَاخْتَلَفُوا فِي مَسِّ الْمُصْحَفِ بِمَا عَدَا أَعْضَاءِ الطَّهَارَةِ وَبِمَا غُسِلَ من الْأَعْضَاءِ قبل إكْمَالِ الْوُضُوءِ، وَالْمَنْعُ أَصَحُّ كَذَا فِي «الزَّاهِدِيِّ».

(الْبَابُ السَّادِسُ فِي الدِّمَاءِ الْمُخْتَصَّةِ بِالنِّسَاءِ، الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي أَحْكَامِ الْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ وَالِاسْتِحَاضَةِ)

مذکورہ مسئلہ سے متعلق ایک شبہ کا اِزالہ:

ماقبل کی تفصیل سے معلوم ہوا کہ بے وضو اور حالتِ جنابت میں، اسی طرح عورت کے لیے حیض ونفاس کی حالت میں کسی حائل کے بغیر قرآن کریم چھونا جائز نہیں۔ اس پر بعض حضرات کو یہ شبہ ہوا ہے کہ یہ مسئلہ قرآن وسنت سے ثابت نہیں، اسی طرح بعض حضرات حیض ونفاس والی عورت کے لیے کسی حائل کے بغیر قرآن کریم چھونے کو جائز سمجھتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ان کے بارے میں احادیث میں کوئی ذکر نہیں ملتا، اس طرح کی متعدد غلطیاں اور غلط فہمیاں رائج ہیں۔ ذیل میں ان شبہات کا ازالہ کیا جاتا ہے۔

مذکورہ مسئلہ سے متعلق احادیث مبارکہ:

متعدد روایات سے یہ بات بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ قرآن کریم کو چھونا صرف اسی شخص کے لیے جائز ہے جو پاکی کی حالت میں ہو۔ یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ یہ حکم بے وضو، جنابت اور حیض ونفاس؛ سب حالتوں کے لیے ہے کیوں کہ:

- پہلی وجہ یہ ہے کہ روایات کے الفاظ عام ہیں جو کہ مذکورہ تمام حالتوں کو شامل ہیں، اس لیے ان میں سے کسی صورت کو خاص کرنا درست نہیں۔
- دوسری وجہ یہ ہے کہ روایات میں ’’طاہر‘‘ کا لفظ آیا ہے اور طاہر صرف اسی کو کہا جاتا ہے جو بے وضو، جنابت، حیض ونفاس؛ سب حالتوں سے پاک ہو، کیوں کہ ان میں سے کسی کو بھی پاکی کی حالت قرار نہیں دیا جاسکتا۔

- تیسری وجہ یہ ہے کہ جب بے وضو حالت کے لیے یہ حکم ثابت ہے تو جنابت اور حیض ونفاس کی حالتوں کے لیے تو یہ اس سے بڑھ کر ثابت ہونا چاہیے کیوں کہ ان کا حکم بے وضو والی حالت سے زیادہ سخت ہے جیسا کہ واضح ہے۔

ذیل میں روایات ملاحظہ فرمائیں:

1۔ حضور اقدس ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے لیے جو خط تحریر فرمایا تو اس میں ایک جملہ یہ بھی تھا کہ ’’قرآن کریم کو صرف پاکی ہی کی حالت میں چھونا چاہیے۔‘‘

- مصنف عبد الرزاق میں ہے:

1328- عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: فِي كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: «لَا يُمَسُّ الْقُرْآنُ إِلَّا عَلَى طُهْرٍ».

- موطأ امام مالک میں ہے:

680- حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مَالِك عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ: أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: «أَنْ لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ».

- سنن کبریٰ بیہقی میں ہے:

415- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِى بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ فِى كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: «أَنْ لَا تَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا عَلَى طُهْرٍ».

- سنن دار قطنی میں ہے:

445- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِى بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ فِى كِتَابِ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: «أَلَّا تَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا عَلَى طُهْرٍ». مُرْسَلٌ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ.

2۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے حضور اقدس ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا تو

فرمایا کہ ”قرآن کریم کو اس حالت میں چھونا جب تم پاکی کی حالت میں ہو۔“

- المعجم الکبیر میں ہے:

3135- عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: لَمَّا بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: «لَا تَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا وَأَنْتَ طَاهِرٌ».

- مجمع الزوائد میں ہے:

1513- عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: لَمَّا بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: «لَا تَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا وَأَنْتَ طَاهِرٌ».

3۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”قرآن کریم کو صرف وہی شخص چھوئے جو پاکی کی حالت میں ہو۔“

- مجمع الزوائد میں ہے:

1512- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ».
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ.

- سنن کبریٰ بیہقی میں ہے:

417- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَارِثِ الْفَقِيهُ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ ثَوَابٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا».

4۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اقدس ﷺ کے پاس آئے تو حضور اقدس ﷺ نے مجھے قرآن کریم پڑھنے کے اعتبار سے بہتر پایا اور واقعتاً میں سورتِ بقرہ کی وجہ سے ان سے اچھا تھا، تو حضور اقدس ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ”میں نے تمہیں آپ کے ساتھیوں پر امیر مقرر کردیا ہے حالاں کہ تم ان میں سب سے چھوٹے ہو، اور قرآن کریم کو اس حالت میں چھونا جب تم پاک ہو۔“

- **مجمع الزوائد میں ہے:**

1514- عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ -وَكَانَ شَابًّا-: وَفَدْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَوَجَدُونِي أَفْضَلَهُمْ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ، وَقَدْ فَضَلْتُهُمْ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ أَمَّرْتُكَ عَلَى أَصْحَابِكَ وَأَنْتَ أَصْغَرُهُمْ، وَلَا تَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا وَأَنْتَ طَاهِرٌ».

5۔ حضرت عبد الرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو وہ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، چنانچہ جب وہ واپس تشریف لے آئے تو ہم نے ان سے عرض کیا کہ اگر آپ وضو فرمالیں تاکہ ہم آپ سے قرآن کریم کی کچھ آیات سے متعلق پوچھ سکیں، تو انھوں نے فرمایا کہ تم یوں ہی پوچھ لو کیوں کہ میں نے قرآن کریم کو ہاتھ نہیں لگانا۔ پھر فرمایا کہ قرآن کریم کو تو پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔ پھر انھوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی: إِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ، فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ، لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ.
[الواقعة: 77، 78، 79]

- **مستدرک حاکم میں ہے:**

3782- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَانْطَلَقَ إِلَى حَاجَةٍ فَتَوَارَى عَنَّا، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ مَاءٌ قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، لَوْ تَوَضَّأْتَ فَسَأَلْنَاكَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنَ الْقُرْآنِ. قَالَ: فَقَالَ: سَلُوا، فَإِنِّي لَسْتُ أَمَسُّهُ. فَقَالَ: إِنَّمَا يَمَسُّهُ الْمُطَهَّرُونَ، ثُمَّ تَلَا: «إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ».
هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.
تعليق الذهبي في «التلخيص»: على شرط البخاري ومسلم.

- **مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:**

1106- عَن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ فِي حَاجَةٍ، فَذَهَبَ فَقَضَي حَاجَتَهُ ثُمَّ رَجَعَ، فَقُلْنَا لَهُ: تَوَضَّأْ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، لَعَلَّنَا أَنْ نَسْأَلَك عَنْ آيٍ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: قَالَ: فَاسْأَلُوا فَإِنِّي لَا أَمَسُّهُ، إِنَّهُ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ، قَالَ: فَسَأَلْنَاهُ، فَقَرَأَ عَلَيْنَا قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ.

• سنن کبریٰ بیہقی میں ہے:

419- عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ فَخَرَجَ فَقَضَى حَاجَتَهُ، ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ لَوْ تَوَضَّأْتَ لَعَلَّنَا أَنْ نَسْأَلَكَ عَنْ آيَاتٍ. قَالَ: إِنِّي لَسْتُ أَمَسُّهُ، إِنَّمَا لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ. فَقَرَأَ عَلَيْنَا مَا شِئْنَا.

6۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے واقعے میں جب انھوں نے اپنی ہمشیرہ سے قرآن کریم طلب کیا تو ان کی ہمشیرہ نے کہا کہ آپ ناپاکی کی حالت میں ہیں، اور قرآن کریم کو صرف وہ لوگ چھو سکتے ہیں جو پاکی کی حالت میں ہوں، اس لیے یا تو وضو کیجیے یا غسل کیجیے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا اور قرآن کریم کو لے کر سورتِ طٰہٰ پڑھنا شروع کیا۔

• سنن کبریٰ بیہقی میں ہے:

420- أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بِشْرَانَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ: أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ الرَّزَّازُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُنَادِي: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ يَعْنِي الأَزْرَقَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ مُتَقَلِّدًا بِسَيْفِهِ -فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ:- قِيلَ لَهُ: إِنَّ خَتَنَكَ وَأُخْتَكَ قَدْ صَبَئَا وَتَرَكَا دِينَكَ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ. فَمَشَى عُمَرُ حَتَّى أَتَاهُمَا وَعِنْدَهُمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ يُقَالُ لَهُ: خَبَّابٌ، وَكَانُوا يَقْرَءُونَ (طه)، فَقَالَ عُمَرُ: أَعْطُونِي الْكِتَابَ الَّذِي هُوَ عِنْدَكُمْ فَأَقْرَأَهُ. قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَقْرَأُ الْكِتَابَ، فَقَالَتْ أُخْتُهُ: إِنَّكَ رِجْسٌ، وَإِنَّهُ لا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ، فَقُمْ فَاغْتَسِلْ أَوْ تَوَضَّأْ. قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَخَذَ الْكِتَابَ فَقَرَأَ (طه). وَلِهَذَا الْحَدِيثِ شَوَاهِدُ كَثِيرَةٌ.

«الجوهر النقي»: وَهُوَ قَوْلُ الْفُقَهَاءِ السَّبْعَةِ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ.

تنبیه: یہ تمام روایات مستند اور معتبر ہیں۔

آیت ''لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ'' کی تفسیر اور غلط فہمیوں کا ازالہ

1۔ کیا مذکورہ مسئلہ قرآنی آیت سے ثابت نہیں؟

قرآن کریم سورتِ واقعہ کی آیت 79 ''لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ'' کی تفسیر میں متعدد اقوال ہیں، ان میں سے ایک قول یہ بھی ہے کہ قرآن کریم کو صرف وہی لوگ چھو سکتے ہیں جو پاک ہوں یعنی بے وضو، جنابت اور حیض ونفاس کی حالت میں نہ ہوں۔ یہ تفسیر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے جیسا کہ ما قبل میں حدیث نمبر 5 میں بیان ہوچکا اور حدیث نمبر 6 میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ نے بھی اسی آیت سے استدلال فرمایا، اسی طرح امام عطا، امام طاوس، امام قاسم، امام قتادہ، امام محمد باقر اور امام سالم جیسے جلیل القدر تابعین کرام رحمہم اللہ سے بھی یہی منقول ہے، اور جمہور فقہائے امت اور ائمہ مجتہدین نے بھی اس آیت سے استدلال فرمایا ہے۔ اس سے یہ بات بخوبی معلوم ہوجاتی ہے کہ اگرچہ اس آیت کی تفسیر میں متعدد اقوال ہیں، لیکن ایک تفسیر یہ بھی ہے جو کہ بیان ہوچکی اور اسی تفسیر کے مطابق یہ مسئلہ قرآنی آیت سے ثابت ہوسکتا ہے، اس لیے یہ کہنا درست نہیں کہ یہ مسئلہ مذکورہ آیت سے ثابت ہی نہیں۔

- تفسیر بغوی میں ہے:

وَقَالَ قَوْمٌ: مَعْنَاهُ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ مِنَ الْأَحْدَاثِ وَالْجَنَابَاتِ، وَظَاهِرُ الْآيَةِ نَفْيٌ وَمَعْنَاهَا نَهْيٌ، قَالُوا: لَا يَجُوزُ لِلْجُنُبِ وَلَا لِلْحَائِضِ وَلَا الْمُحْدِثِ حَمْلُ الْمُصْحَفِ وَلَا مَسُّهُ، وَهُوَ قول عطاء وطاووس، وَسَالِمٍ، وَالْقَاسِمِ، وَأَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَبِهِ قَالَ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ.

- تفسیر زاد المسیر میں ہے:

قوله عزّ وجلّ: «لا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ» من قال: إنَّه اللوح المحفوظ، فالمطهرون عنده الملائكة، وهذا قول ابن عباس، وعكرمة، ومجاهد وسعيد بن جبير. فعلى هذا يكون الكلام خبرًا. ومن قال: هو المصحف، ففي المطهرين أربعة أقوال: أحدها: أنهم المطهرون من الأحداث، قاله الجمهور، فيكون ظاهر الكلام النفي، ومعناه النهي. والثاني: المطهرون من الشرك، قاله ابن السائب. والثالث:

المطهرون من الذنوب والخطايا، قاله الربيع بن أنس. والرابع: أن معنى الكلام: لا يجد طعمه ونفعه إلا من آمن به، حكاه الفراء.

- **تفسیر قرطبی میں ہے:**

وَقِيلَ: الْمُرَادُ بِالْكِتَابِ الْمُصْحَفُ الَّذِي بِأَيْدِينَا، وَهُوَ الأظهر. وقد روى مالك وغيره أن كِتَابِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الَّذِي كَتَبَهُ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنُسْخَتُهُ: «مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ إِلَى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ قَيْلُ ذِي رُعَيْنٍ وَمَعَافِرَ وَهَمْدَانَ أَمَّا بَعْدُ» وَكَانَ فِي كِتَابِهِ: «أَلَّا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ». وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا وَأَنْتَ طَاهِرٌ». وَقَالَتْ أُخْتُ عُمَرَ لِعُمَرَ عِنْدَ إِسْلَامِهِ وَقَدْ دَخَلَ عَلَيْهَا وَدَعَا بالصحيفة: «لا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ»، فَقَامَ وَاغْتَسَلَ وَأَسْلَمَ. وَقَدْ مَضَى فِي أَوَّلِ سُورَةِ (طه). وَعَلَى هَذَا الْمَعْنَى قَالَ قَتَادَةُ وَغَيْرُهُ: «لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ» مِنَ الْأَحْدَاثِ وَالْأَنْجَاسِ.

- **مرقاۃ المفاتیح میں ہے:**

465- (وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ): عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي جَدِّهِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، وَهَذَا هُوَ الْمَعْرُوفُ فِي كُتُبِ الْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ، خِلَافًا لِمَنْ رَوَاهُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، ذَكَرَهُ ابْنُ حَجَرٍ. وَقَالَ الْمُصَنِّفُ: هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ الْمَدَنِيُّ، أَحَدُ أَعْلَامِ الْمَدِينَةِ، تَابِعِيٌّ. رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَنْهُ الزُّهْرِيُّ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، كَانَ كَثِيرَ الْحَدِيثِ، رَجُلٌ صَدُوقٌ. قَالَ أَحْمَدُ: حَدِيثُهُ شِفَاءٌ، تُوُفِّيَ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، وَمَاتَ وَلَهُ سَبْعُونَ سَنَةً، وَأَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيُّ وُلِدَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَنَةَ عِشْرِينَ بِنَجْرَانَ، وَكَانَ أَبُوهُ عَامِلَ النَّبِيِّ ﷺ، أَمَرَ أَبَاهُ أَنْ يُكَنِّيَهُ بِأَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ، وَكَانَ مُحَمَّدٌ فَقِيهًا، رَوَى عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَعَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، قُتِلَ يَوْمَ الْحَرَّةِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً، وَذَلِكَ سَنَةَ ثَلَاثِينَ وَسِتِّينَ، (أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: (أَنْ لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ): بِفَتْحِ السِّينِ عَلَى أَنَّهُ نَهْيٌ، وَبِالضَّمِّ عَلَى أَنَّهُ نَفْيٌ بِمَعْنَى النَّهْيِ، أَيْ: لَا يَمَسَّ بِلَا فَاصِلَةٍ مَا كُتِبَ فِيهِ الْقُرْآنُ (إِلَّا طَاهِرٌ): بِخِلَافِ غَيْرِهِ كَالْجُنُبِ وَالْمُحْدِثِ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَمَسَّهُ إِلَّا بِغِلَافٍ مُتَجَافٍ، وَكُرِهَ بِالْكُمِّ. قَالَ الطِّيبِيُّ: بَيَانٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى:

«لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ» [الواقعة: 79]؛ فَإِنَّ الضَّمِيرَ إِمَّا لِلْقُرْآنِ، وَالْمُرَادُ فِي النَّاسِ عَنْ مَسِّهِ إِلَّا عَلَى الطَّهَارَةِ، وَإِمَّا لِلَّوْحِ وَ«لَا» نَافِيَةٌ، وَمَعْنَى «الْمُطَهَّرُونَ»: الْمَلَائِكَةُ، فَإِنَّ الْحَدِيثَ كَشَفَ أَنَّ الْمُرَادَ هُوَ الْأَوَّلُ، وَيُعَضِّدُهُ مَدْحُ الْقُرْآنِ بِالْكَرَمِ، وَبِكَوْنِهِ ثَابِتًا فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ، فَيَكُونُ الْحُكْمُ بِكَوْنِهِ لَا يَمَسُّهُ مُرَتَّبًا عَلَى الْوَصْفَيْنِ الْمُتَنَاسِبَيْنِ لِلْقُرْآنِ.

2۔ کیا مذکورہ مسئلے میں استدلال صرف آیت سے ہے؟

بے وضو، جنابت اور حیض و نفاس کی حالتوں میں قرآن کریم چھونے کا مسئلہ سورتِ واقعہ کی مذکورہ آیت کی ایک تفسیر سے بھی ثابت ہو سکتا ہے، البتہ یہ مسئلہ متعدد احادیث سے بھی ثابت ہے جیسا کہ ماقبل میں روایات بیان ہو چکیں، اس لیے یہ مسئلہ قرآن وسنت دونوں سے ثابت ہے، البتہ اگر مذکورہ آیت سے اس مسئلے کا ثبوت ٹھوس نہ بھی مانا جائے تب بھی اس مسئلے کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیوں کہ اس کے ثبوت کے لیے متعدد روایات بھی موجود ہیں۔ اس سے ان حضرات کی غلطی واضح ہو جاتی ہے جو سارا زور اس پر لگاتے ہیں کہ مذکورہ آیت سے یہ مسئلہ ثابت نہیں ہو سکتا اور پھر اسی بنیاد پر یہ کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ ہی غلط ہے۔۔۔ معاذ اللہ۔۔۔ واضح رہے کہ یہاں دو چیزیں الگ الگ ہیں: ایک تو یہ کہ اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہو سکتا ہے یا نہیں، دوم یہ کہ دیگر احادیث سے یہ مسئلہ ثابت ہے یا نہیں۔ تو دونوں ہی باتیں وضاحت کے ساتھ ماقبل میں بیان ہو چکیں۔

تفسیر معارف القرآن سے اقتباس:

مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیع عثمانی صاحب رحمہ اللہ تفسیر معارف القرآن میں فرماتے ہیں:

’’دوسرا مسئلہ غور طلب اور مختلف فیہ اس آیت میں یہ ہے کہ ’’مُطَهَّرُوْنَ‘‘ سے کون مراد ہیں؟ صحابہ وتابعین اور مفسرین کی ایک بڑی جماعت کے نزدیک ’’مُطَهَّرُوْنَ‘‘ سے مراد فرشتے ہیں جو معاصی اور رذائل سے پاک و معصوم ہیں، یہ قول حضرت انسؓ اور سعید بن جبیرؒ سے منقول ہے۔ (قرطبی) حضرت ابن عباسؓ کا بھی یہی قول ہے۔ (ابن کثیر) امام مالکؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ (قرطبی)

اور بعض حضرات مفسرین نے فرمایا کہ قرآن سے مراد وہ مصحف ہے جو ہمارے ہاتھوں میں ہے اور ''مُطَهَّرُوْنَ'' سے مراد وہ لوگ ہیں جو نجاستِ ظاہری اور معنوی یعنی حدثِ اصغر و اکبر سے پاک ہوں۔ حدث اصغر کے معنی بے وضو ہونے کے ہیں، اس کا ازالہ وضو کرنے سے ہو جاتا ہے، اور حدثِ اکبر جنابت اور حیض و نفاس کو کہا جاتا ہے جس سے پاکی کے لیے غسل ضروری ہے، یہ تفسیر حضرت عطاء، طاوس، سالم اور حضرت محمد باقر رحمہم اللہ سے منقول ہے۔ (روح) اس صورت میں جملہ ''لَا يَمَسُّهٗ'' اگرچہ جملہ خبریہ ہے مگر اس خبر کو بحکمِ انشاء یعنی نہی و ممانعت کے معنی میں قرار دیا جائے گا، اور مطلب آیت کا یہ ہو گا کہ مصحفِ قرآن کو چھونا بغیر طہارت کے جائز نہیں، اور طہارت کے مفہوم میں یہ بھی داخل ہے کہ ظاہری نجاست سے بھی اس کا ہاتھ پاک ہو اور بے وضو بھی نہ ہو، اور حدثِ اکبر یعنی جنابت بھی نہ ہو، قرطبی نے اسی تفسیر کو اظہر فرمایا ہے، تفسیر مظہری میں اسی کی ترجیح پر زور دیا ہے۔

حضرت فاروق اعظمؓ کے اسلام لانے کے واقعہ میں جو مذکور ہے کہ انہوں اپنی بہن کو قرآن پڑھتے ہوئے پایا تو اوراقِ قرآن کو دیکھنا چاہا، ان کی بہن نے یہی آیت پڑھ کر اوراقِ قرآن اُن کے ہاتھ میں دینے سے انکار کیا کہ اس کو پاک لوگوں کے سوا کوئی نہیں چھو سکتا، فاروق اعظمؓ نے مجبور ہو کر غسل کیا، پھر یہ اوراق پڑھے، اس واقعہ سے بھی اسی آخری تفسیر کی ترجیح ہوتی ہے، اور روایاتِ حدیث جن میں غیر طاہر کو قرآن کے چھونے سے منع کیا گیا ہے اُن روایات کو بھی بعض حضرات نے اس آخری تفسیر کی ترجیح کے لیے پیش کیا ہے۔ مگر چونکہ اس مسئلے میں حضرت ابن عباسؓ اور حضرت انسؓ وغیرہ کا اختلاف ہے جو اوپر آ چکا ہے، اس لیے بہت سے حضرات نے بے وضو قرآن کو ہاتھ لگانے کی ممانعت کے مسئلے میں آیت مذکورہ سے استدلال چھوڑ کر صرف روایاتِ حدیث کو پیش کیا۔ (روح المعانی) وہ احادیث یہ ہیں:

امام مالکؒ نے موطا میں رسول اللہ ﷺ کا وہ مکتوب گرامی نقل کیا ہے جو آپ نے حضرت عمرو بن حزمؓ کو لکھا تھا، جس میں ایک جملہ یہ بھی ہے: لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ (ابن کثیر) یعنی قرآن کو وہ شخص نہ چھوئے جو طاہر نہ ہو۔

اور روح المعانی میں روایت مسند عبدالرزاق، ابن ابی داؤد اور ابن المنذر سے بھی نقل کی ہے، اور طبرانی و ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ (روح المعانی) یعنی قرآن کو ہاتھ نہ لگائے بجز اس شخص کے جو پاک ہو۔

مسئلہ:

روایات مذکورہ کی بنا پر جمہور امت اور ائمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن کریم کو ہاتھ لگانے کے لیے طہارت شرط ہے، اُس کے خلاف گناہ ہے، ظاہری نجاست سے ہاتھ کا پاک ہونا، باوضو ہونا، حالتِ جنابت میں نہ ہونا؛ سب اس میں داخل ہے، حضرت علی مرتضیٰؓ، ابن مسعودؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، سعید بن زیدؓ، عطاؒ اور زہریؒ، نخعیؒ، حکمؒ، حمادؒ، امام مالکؒ، شافعیؒ، ابوحنیفہؒ؛ سب کا یہی مسلک ہے۔ اوپر جو اختلافِ اقوال نقل کیا گیا ہے وہ صرف اس بات میں ہے کہ یہ مسئلہ جو احادیث مذکورہ سے ثابت اور جمہور امت کے نزدیک مسلّم ہے، کیا یہ بات قرآن کی آیت مذکورہ سے بھی ثابت ہے یا نہیں؟ بعض حضرات نے اس آیت کا مفہوم اور احادیث مذکورہ کا مفہوم ایک قرار دیا، اور اس آیت اور احادیث مذکورہ کے مجموعہ سے اس مسئلہ کو ثابت کیا، دوسرے حضرات نے آیت کو استدلال میں پیش کرنے سے بوجہ اختلافِ صحابہ احتیاط کی، لیکن احادیث مذکورہ کی بنا پر مسلک سب نے یہی اختیار کیا کہ بے وضو و بے طہارت قرآن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں، اس لیے خلاف [یعنی اختلاف] مسئلے میں نہیں، بلکہ اس کی دلیل میں ہوا ہے۔" (تفسیر معارف القرآن سورت واقعہ آیت: 79- 8/ 287،286)

قرآن کریم کے اوراق اور جِلد کو بے وضو چھونے کا حکم:

بے وضو جس طرح قرآن کریم کے الفاظ و نقوش کو چھونا جائز نہیں اسی طرح قرآن مجید کے اوراق کی خالی جگہ اور اس کے ساتھ متصل جِلد اور غلاف کو چھونا بھی جائز نہیں۔ یہی حکم جنابت اور حیض و نفاس کی حالت کا بھی ہے۔

قرآن کریم کو غلاف کے ساتھ بے وضو چھونے کا حکم:

قرآن مجید کو اس غلاف کے ساتھ چھونا جائز ہے جو کہ اس کے ساتھ متصل اور جڑا ہوا نہ ہو بلکہ جدا ہوتا ہو، البتہ جو غلاف جلد کی طرح متصل ہو کہ وہ جدا نہ ہوتا ہو تو قرآن کریم کی طرح اس کو بھی بے وضو، جنابت اور حیض و نفاس کی حالت میں چھونا جائز نہیں۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیع عثمانی صاحب رحمہ اللہ تفسیر معارف القرآن میں فرماتے ہیں:

مسئلہ:

”قرآن مجید کا غلاف جو جِلد کے ساتھ سِلا ہوا ہو وہ بھی بحکمِ قرآن ہے، اس کو بھی بغیر وضو و بغیر طہارت کے ہاتھ لگانا باتفاقِ ائمہ اربعہ ناجائز ہے، البتہ قرآن مجید کا جُزدان جو علیحدہ کپڑے کا ہوتا ہے اگر اس میں قرآن بند ہے تو اس جُزدان کے ساتھ قرآن کریم کو ہاتھ لگانا بلا وضو ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے، مگر امام مالکؒ و شافعیؒ کے نزدیک یہ بھی ناجائز ہے۔ (مظہری)“

(معارف القرآن سورت واقعہ آیت: 79)

- فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

وَمِنْهَا: حُرْمَةُ مَسِّ الْمُصْحَفِ، لَا يَجُوزُ لَهُمَا وَلِلْجُنُبِ وَالْمُحْدِثِ مَسُّ الْمُصْحَفِ إلَّا بِغِلَافٍ مُتَجَافٍ عنه كَالْخَرِيطَةِ وَالْجِلْدِ الْغَيْرِ الْمُشَرَّزِ، لَا بِمَا هو مُتَّصِلٌ بِهِ هو الصَّحِيحُ، هَكَذَا في «الْهِدَايَةِ»، وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى كَذَا في «الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ».

(الْبَابُ السَّادِسُ في الدِّمَاءِ الْمُخْتَصَّةِ بِالنِّسَاءِ، الْفَصْلُ الرَّابِعُ في أَحْكَامِ الْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ وَالِاسْتِحَاضَةِ)

- الجوہرۃ النیّرۃ شرح مختصر القدوری میں ہے:

قَوْلُهُ: «وَلَا يَجُوزُ لِمُحْدِثٍ مَسُّ الْمُصْحَفِ» وَإِنَّمَا لَمْ يَذْكُرْ الْحَائِضَ وَالنُّفَسَاءَ وَالْجُنُبَ؛ لِأَنَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ حُكْمَهَا حُكْمُهُ بِطَرِيقِ الْأَوْلَى؛ لِأَنَّ حُكْمَ الْقِرَاءَةِ أَخَفُّ مِنْ حُكْمِ الْمَسِّ، فَإِذَا لَمْ تَجُزْ لَهُمُ الْقِرَاءَةُ فَلَأَنْ لَا يَجُوزَ لَهُمُ الْمَسُّ أَوْلَى. الْفَرْقُ فِي الْمُحْدِثِ بَيْنَ الْمَسِّ وَالْقِرَاءَةِ: أَنَّ الْحَدَثَ حَلَّ الْيَدَ دُونَ الْفَمِ، وَالْجَنَابَةُ حَلَّتِ الْيَدَ وَالْفَمَ، أَلَا تَرَى أَنَّ غَسْلَ الْيَدِ وَالْفَمِ فِي الْجَنَابَةِ فَرْضَانِ، وَفِي الْحَدَثِ إِنَّمَا يُفْرَضُ غَسْلُ الْيَدِ دُونَ الْفَمِ. قَوْلُهُ: «إِلَّا أَنْ يَأْخُذَهُ بِغِلَافِهِ أَوْ بِعَلَاقَتِهِ»: وَغِلَافُهُ مَا يَكُونُ مُتَجَافِيًا عَنْهُ أَيْ مُتَبَاعِدًا بِأَنْ يَكُونَ شَيْئًا ثَالِثًا بَيْنَ الْمَاسِّ وَالْمَمْسُوسِ كَالْجِرَابِ وَالْخَرِيطَةِ، دُونَ مَا هُوَ مُتَّصِلٌ بِهِ كَالْجِلْدِ الْمُشَرَّزِ، هُوَ الصَّحِيحُ، وَعِنْدَ الْإِسْبِيجَابِيِّ: الْغِلَافُ: هُوَ الْجِلْدُ الْمُتَّصِلُ بِهِ، وَالصَّحِيحُ الْأَوَّلُ، وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى؛ لِأَنَّ الْجِلْدَ تَبَعٌ لِلْمُصْحَفِ، وَإِذَا لَمْ يَجُزْ لِلْمُحْدِثِ الْمَسُّ فَكَذَا لَا يَجُوزُ لَهُ وَضْعُ أَصَابِعِهِ عَلَى الْوَرَقِ الْمَكْتُوبِ فِيهِ عِنْدَ التَّقْلِيبِ؛ لِأَنَّهُ تَبَعٌ لَهُ. (بَابُ الْحَيْضِ)

- الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ میں ہے:

مَسُّ جِلْدِ الْمُصْحَفِ وَمَا لا كِتَابَةَ فِيهِ مِنْ وَرَقِهِ:

ذَهَبَ جُمْهُورُ الْفُقَهَاءِ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ وَالْمَالِكِيَّةِ وَالشَّافِعِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةِ إِلَى أَنَّهُ يَمْتَنِعُ عَلَى غَيْرِ الْمُتَطَهِّرِ مَسُّ جِلْدِ الْمُصْحَفِ الْمُتَّصِلِ، وَالْحَوَاشِي الَّتِي لا كِتَابَةَ فِيهَا مِنْ أَوْرَاقِ الْمُصْحَفِ، وَالْبَيَاضِ بَيْنَ السُّطُورِ، وَكَذَا مَا فِيهِ مِنْ صَحَائِفَ خَالِيَةٍ مِنَ الْكِتَابَةِ بِالْكُلِّيَّةِ، وَذَلِكَ، لأَنَّهَا تَابِعَةٌ لِلْمَكْتُوبِ وَحَرِيمٌ لَهُ، وَحَرِيمُ الشَّيْءِ تَبَعٌ لَهُ وَيَأْخُذُ حُكْمَهُ. (مادة: مصحف جلد: 33، صفحه: 7)

قرآنی آیات پر مشتمل کاغذ وغیرہ کو بے وضو چھونے کا حکم:

اگر قرآن کریم کی آیت قرآنی مصحف کے علاوہ کسی اور کاغذ وغیرہ پر لکھی ہوئی ہو تو ایسی صورت میں بے وضو اس کاغذ کو تو چھونا جائز ہے البتہ آیت کو چھونا جائز نہیں۔ واضح رہے کہ یہی حکم جنابت اور حیض ونفاس کی حالت کا بھی ہے۔

- ردالمحتار میں ہے:

1- (قَوْلُهُ: وَمَسُّهُ) أَيِ الْقُرْآنِ وَلَوْ فِي لَوْحٍ أَوْ دِرْهَمٍ أَوْ حَائِطٍ، لَكِنْ لَا يُمْنَعُ إِلَّا مِنْ مَسِّ الْمَكْتُوبِ،

بِخِلَافِ الْمُصْحَفِ فَلَا يَجُوزُ مَسُّ الْجِلْدِ وَمَوْضِعِ الْبَيَاضِ مِنْهُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: يَجُوزُ، وَهَذَا أَقْرَبُ إِلَى الْقِيَاسِ، وَالْمَنْعُ أَقْرَبُ إِلَى التَّعْظِيمِ كَمَا فِي «الْبَحْرِ»: أَيْ وَالصَّحِيحُ الْمَنْعُ كَمَا نَذْكُرُهُ.

(مطلب: لو أفتى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة؛ طلبًا للتيسير كان حسنا)

2- (قَوْلُهُ: عَلَى الصَّحِيفَةِ) قَيَّدَ بِهَا؛ لِأَنَّ نَحْوَ اللَّوْحِ لَا يُعْطَى حُكْمُ الصَّحِيفَةِ؛ لِأَنَّهُ لَا يَحْرُمُ إِلَّا مَسُّ الْمَكْتُوبِ مِنْهُ ط. (مطلب: يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء)

قرآن کریم کو کسی حائل کے ذریعے بے وضو چھونے کا حکم:

قرآن کریم کو بے وضو، جنابت اور حیض ونفاس کی حالت میں کسی پاک کپڑے، قلم یا لکڑی وغیرہ کے ذریعے چھونا اور اس کے اوراق پلٹنا جائز ہے۔

قرآن کریم کو جسم سے متصل لباس کے ذریعے بے وضو چھونے کا حکم:

بے وضو، جنابت اور حیض ونفاس کی حالت میں قرآن کریم کو اس لباس اور کپڑے سے چھونا جائز نہیں جو کہ پہن یا اوڑھ رکھا ہو، یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کو پہنے ہوئے لباس کی آستین یا دامن سے، اسی طرح پہنے ہوئے دستانے یا اوڑھے ہوئے دوپٹے سے چھونا جائز نہیں، بلکہ کسی ایسے پاک کپڑے سے چھونا جائز ہے جو پہنا یا اوڑھا ہوا نہ ہو بلکہ جسم سے الگ ہو۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیع عثمانی صاحب رحمہ اللہ تفسیر معارف القرآن میں فرماتے ہیں:

مسئلہ:

”جو کپڑا آدمی نے پہنا ہوا ہے اس کی آستین یا دامن سے قرآن مجید کو بلا وضو چھونا بھی جائز نہیں، البتہ علیحدہ رومال یا چادر سے چھوا جا سکتا ہے۔(مظہری)“(تفسیر معارف القرآن سورت واقعہ آیت:79)

مزید فقہی عبارات:

- الدر المختار:

(وَ) يَحْرُمُ (بِهِ) أَيْ بِالْأَكْبَرِ (وَبِالْأَصْغَرِ) مَسُّ مُصْحَفٍ: أَيْ مَا فِيهِ آيَةٌ كَدِرْهَمٍ وَجِدَارٍ، وَهَلْ مَسُّ نَحْوِ

التَّوْرَاةِ كَذَلِكَ؟ ظَاهِرُ كَلَامِهِمْ لَا، (إِلَّا بِغِلَافٍ مُتَجَافٍ) غَيْرِ مُشَرَّزٍ أَوْ بِصُرَّةٍ، بِهِ يُفْتَى، وَحَلَّ قَلْبُهُ بِعُودٍ. وَاخْتَلَفُوا فِي مَسِّهِ بِغَيْرِ أَعْضَاءِ الطَّهَارَةِ وَبِمَا غُسِلَ مِنْهَا وَفِي الْقِرَاءَةِ بَعْدَ الْمَضْمَضَةِ، وَالْمَنْعُ أَصَحّ .....

- **ردالمحتار شرح الدر المختار:**

(قَوْلُهُ: مَسُّ مُصْحَفٍ) الْمُصْحَفُ بِتَثْلِيثِ الْمِيمِ وَالضَّمُّ فِيهِ أَشْهَرُ، سُمِّيَ بِهِ؛ لِأَنَّهُ أُصْحِفَ: أَيْ جُمِعَ فِيهِ الصَّحَائِفُ، «حِلْيَةٌ». (قَوْلُهُ: أَيْ مَا فِيهِ آيَةٌ إلَخْ) أَيْ الْمُرَادُ مُطْلَقُ مَا كُتِبَ فِيهِ قُرْآنٌ مَجَازًا، مِنْ إطْلَاقِ اسْمِ الْكُلِّ عَلَى الْجُزْءِ، أَوْ مِنْ بَابِ الْإِطْلَاقِ وَالتَّقْيِيدِ. قَالَ ح: لَكِنْ لَا يَحْرُمُ فِي غَيْرِ الْمُصْحَفِ إلَّا بِالْمَكْتُوبِ: أَيْ مَوْضِعُ الْكِتَابَةِ كَذَا فِي بَابِ الْحَيْضِ مِنَ «الْبَحْرِ»، وَقَيَّدَ بِالْآيَةِ؛ لِأَنَّهُ لَوْ كَتَبَ مَا دُونَهَا لَا يُكْرَهُ مَسُّهُ كَمَا فِي «حَيْضِ الْقُهُسْتَانِيِّ». وَيَنْبَغِي أَنْ يَجْرِيَ هُنَا مَا جَرَى فِي قِرَاءَةِ مَا دُونَ آيَةٍ مِنْ الْخِلَافِ، وَالتَّفْصِيلِ الْمَارَّيْنِ هُنَاكَ بِالْأَوْلَى؛ لِأَنَّ الْمَسَّ يَحْرُمُ بِالْحَدَثِ وَلَوْ أَصْغَرَ، بِخِلَافِ الْقِرَاءَةِ فَكَانَتْ دُونَهُ، تَأَمَّلْ. (قَوْلُهُ: ظَاهِرُ كَلَامِهِمْ لَا) قَالَ فِي «النَّهْرِ»: وَظَاهِرُ اسْتِدْلَالِهِمْ بِقَوْلِهِ تَعَالَى: «لا يَمَسُّهُ إِلا الْمُطَهَّرُونَ» [الواقعة: 79] بِنَاءً عَلَى أَنَّ الْجُمْلَةَ صِفَةٌ لِلْقُرْآنِ يَقْتَضِي اخْتِصَاصَ الْمَنْعِ بِهِ اهـ لَكِنْ قَدَّمْنَا آنِفًا عَن «الْمُبْتَغَى» أَنَّهُ لَا يَجُوزُ، وَكَذَا نَقَلَهُ ح عَن «الْقُهُسْتَانِيِّ» عَن «الذَّخِيرَةِ»، ثُمَّ قَالَ: وَلَيْسَ بَعْدَ النَّقْلِ إلَّا الرُّجُوعُ إلَيْهِ، وَاسْتِدْلَالُهُمْ بِالْآيَةِ لَا يَنْفِيهِ بَلْ رُبَّمَا تَلْحَقُ سَائِرُ الْكُتُبِ السَّمَاوِيَّةِ بِالْقُرْآنِ دَلَالَةً؛ لِاشْتِرَاكِ الْجَمِيعِ فِي وُجُوبِ التَّعْظِيمِ كَمَا لَا يَخْفَى، نَعَمْ يَنْبَغِي أَنْ يُخَصَّ بِمَا لَمْ يُبْدَلْ كَمَا سَيَأْتِي نَظِيرُهُ. اهـ (قَوْلُهُ: غَيْرُ مُشَرَّزٍ) أَيْ غَيْرُ مَخِيطٍ بِهِ، وَهُوَ تَفْسِيرٌ لِلْمُتَجَافِي، قَالَ فِي «الْمُغْرِبِ»: مُصْحَفٌ مُشَرَّزٌ أَجْزَاؤُهُ مَشْدُودٌ بَعْضُهَا إلَى بَعْضٍ مِنَ الشِّيرَازَةِ، وَلَيْسَتْ بِعَرَبِيَّةٍ اهـ فَالْمُرَادُ بِالْغِلَافِ مَا كَانَ مُنْفَصِلًا كَالْخَرِيطَةِ وَهِيَ الْكِيسُ وَنَحْوُهَا؛ لِأَنَّ الْمُتَّصِلَ بِالْمُصْحَفِ مِنْهُ حَتَّى يَدْخُلَ فِي بَيْعِهِ بِلَا ذِكْرٍ. وَقِيلَ: الْمُرَادُ بِهِ الْجِلْدُ الْمُشَرَّزُ، وَصَحَّحَهُ فِي «الْمُحِيطِ» وَ«الْكَافِي»، وَصَحَّحَ الْأَوَّلَ فِي «الْهِدَايَةِ» وَكَثِيرٍ مِن الْكُتُبِ، وَزَادَ فِي «السِّرَاجِ» أَنَّ عَلَيْهِ الْفَتْوَى. وَفِي «الْبَحْرِ» أَنَّهُ أَقْرَبُ إلَى التَّعْظِيمِ. قَالَ: وَالْخِلَافُ فِيهِ جَارٍ فِي الْكُمِّ أَيْضًا فَفِي «الْمُحِيطِ» لَا يُكْرَهُ عِنْدَ الْجُمْهُورِ، وَاخْتَارَهُ فِي «الْكَافِي» مُعَلِّلًا بِأَنَّ الْمَسَّ اسْمٌ لِلْمُبَاشَرَةِ بِالْيَدِ بِلَا حَائِلٍ. وَفِي «الْهِدَايَةِ» أَنَّهُ يُكْرَهُ هُوَ الصَّحِيحُ؛ لِأَنَّهُ تَابِعٌ لَهُ، وَعَزَاهُ فِي «الْخُلَاصَةِ» إلَى عَامَّةِ الْمَشَايِخِ، فَهُوَ مُعَارِضٌ لِمَا فِي «الْمُحِيطِ» فَكَانَ هُوَ أَوْلَى. اهـ. أَقُولُ: بَلْ هُوَ ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ كَمَا فِي «الْخَانِيَّةِ»، وَالتَّقْيِيدُ بِالْكُمِّ اتِّفَاقِيٌّ فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ مَسُّهُ بِبَعْضِ ثِيَابِ الْبَدَنِ غَيْرِ الْكُمِّ كَمَا فِي «الْفَتْحِ» عَن «الْفَتَاوَى». وَفِيهِ: قَالَ لِي بَعْضُ الْإِخْوَانِ: أَيَجُوزُ بِالْمِنْدِيلِ الْمَوْضُوعِ عَلَى الْعُنُقِ؟ قُلْت: لَا أَعْلَمُ فِيهِ نَقْلًا. وَالَّذِي يَظْهَرُ أَنَّهُ إذَا تَحَرَّكَ طَرَفُهُ

بِحَرَكَتِهِ لَا يَجُوزُ وَإِلَّا جَازَ؛ لِاعْتِبَارِهِمْ إِيَّاهُ تَبَعًا لَهُ كَبَدَنِهِ فِي الْأَوَّلِ دُونَ الثَّانِي فِيمَا لَوْ صَلَّى وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ بِطَرَفِهَا الْمُلْقَى نَجَاسَةٌ مَانِعَةٌ، وَأَقَرَّهُ فِي «النَّهْرِ» وَ«الْبَحْرِ». (قَوْلُهُ: أَوْ بِصُرَّةٍ) رَاجِعٌ لِلدِّرْهَمِ، وَالْمُرَادُ بِالصُّرَّةِ مَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ ثِيَابِهِ التَّابِعَةِ لَهُ. (قَوْلُهُ: وَحَلَّ قَلْبُهُ بِعُودٍ) أَيْ تَقْلِيبُ أَوْرَاقِ الْمُصْحَفِ بِعُودٍ وَنَحْوِهِ؛ لِعَدَمِ صِدْقِ الْمَسِّ عَلَيْهِ. (قَوْلُهُ: بِغَيْرِ أَعْضَاءِ الطَّهَارَةِ) هَذَا لَا يَظْهَرُ إِلَّا فِي الْأَصْغَرِ، وَأَمَّا فِي الْأَكْبَرِ فَالْأَعْضَاءُ كُلُّهَا أَعْضَاءُ طَهَارَةٍ ط أَيْ فَالْخِلَافُ إِنَّمَا هُوَ فِي الْمُحْدِثِ لَا فِي الْجُنُبِ؛ لِأَنَّ الْحَدَثَ يَحِلُّ جَمِيعَ أَعْضَائِهِ. (قَوْلُهُ: وَبِمَا غُسِلَ مِنْهَا) أَيْ مِن الْأَعْضَاءِ بِنَاءً عَلَى الِاخْتِلَافِ فِي تَجَزِّي الطَّهَارَةِ وَعَدَمِهِ فِي حَقِّ غَيْرِ الصَّلَاةِ. (قَوْلُهُ: وَالْمَنْعُ أَصَحُّ) كَذَا فِي «شَرْحِ الزَّاهِدِيِّ». وَظَاهِرُهُ أَنَّ الْمُقَابِلَ صَحِيحٌ يَجُوزُ الْإِفْتَاءُ بِهِ ط، لَكِنْ فِي «السِّرَاجِ»: وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ؛ لِأَنَّ بِذَلِكَ لَا تَرْتَفِعُ جَنَابَتُهُ، وَمِثْلُهُ فِي «الْبَحْرِ» فَلَيْسَ أَفْعَلُ التَّفْضِيلِ عَلَى بَابِهِ. (قَوْلُهُ: لِأَنَّ الْجَنَابَةَ لَا تَحِلُّ الْعَيْنَ) تَقَدَّمَ مَا يُفِيدُ أَنَّ الْجَنَابَةَ تَحِلُّهَا وَسَقَطَ غُسْلُهَا لِلْحَرَجِ ط وَالْأَوْلَى أَنْ يُعَلَّلَ بِعَدَمِ الْمَسِّ كَمَا قَالَ ح؛ لِأَنَّهُ لَمْ يُوجَدْ فِي النَّظَرِ إِلَّا الْمُحَاذَاةُ. (قَوْلُهُ: خِلَافًا لِمُحَمَّدٍ) حَيْثُ قَالَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ لَا يَكْتُبَ؛ لِأَنَّهُ فِي حُكْمِ الْمَاسِّ لِلْقُرْآنِ حِلْيَةٌ عَنْ الْمُحِيطِ. قَالَ فِي الْفَتْحِ: وَالْأَوَّلُ أَقْيَسُ؛ لِأَنَّهُ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ مَاسٌّ بِالْقَلَمِ وَهُوَ وَاسِطَةٌ مُنْفَصِلَةٌ فَكَانَ كَثَوْبٍ مُنْفَصِلٍ إِلَّا أَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهِ. (قَوْلُهُ: وَيَنْبَغِي إِلَخْ) يُؤْخَذُ هَذَا مِمَّا ذَكَرْنَاهُ عَن «الْفَتْحِ»، وَوَفَّقَ ط بَيْنَ الْقَوْلَيْنِ بِمَا يَرْفَعُ الْخِلَافَ مِنْ أَصْلِهِ بِحَمْلِ قَوْلِ الثَّانِي عَلَى الْكَرَاهَةِ التَّحْرِيمِيَّةِ، وَقَوْلُ الثَّالِثِ عَلَى التَّنْزِيهِيَّةِ بِدَلِيلِ قَوْلِهِ: أَحَبُّ إِلَيَّ إِلَخْ. (قَوْلُهُ: عَلَى الصَّحِيفَةِ) قَيَّدَ بِهَا؛ لِأَنَّ نَحْوَ اللَّوْحِ لَا يُعْطَى حُكْمُ الصَّحِيفَةِ؛ لِأَنَّهُ لَا يَحْرُمُ إِلَّا مَسُّ الْمَكْتُوبِ مِنْهُ ط.

تفسیر کی کتب کو بے وضو چھونے کا حکم:

قرآن کریم کی تفسیر کو بے وضو چھونے کا حکم یہ ہے کہ اگر اس میں قرآنی آیات کے مقابلے میں تفسیر زیادہ ہو تو ایسی صورت میں بلا وضو اس کو چھونا درست ہے اگرچہ بہتر یہی ہے کہ باوضو ہو کر چھوئے، البتہ اس صورت میں بھی قرآنی آیات کو چھونا جائز نہیں، لیکن اگر قرآنی آیات زیادہ یا تفسیر کے برابر ہوں تو ایسی صورت میں تفسیر کو بلا وضو چھونا جائز نہیں۔ یہی حکم تفسیر کے علاوہ ان دیگر کتب کا بھی ہے جن میں قرآنی آیات درج ہوتی ہیں۔ (فتاویٰ عثمانی 199/1، 187، فتاویٰ محمودیہ)

- ردالمحتار میں ہے:

(قَوْلُهُ: وَلَوْ قِيلَ بِهِ) أَيْ بِهَذَا التَّفْصِيلِ، بِأَنْ يُقَالَ: إنْ كَانَ التَّفْسِيرُ أَكْثَرَ لَا يُكْرَهُ، وَإِنْ كَانَ الْقُرْآنُ أَكْثَرَ يُكْرَهُ. وَالْأَوْلَى إلْحَاقُ الْمُسَاوَاةِ بِالثَّانِي، وَهَذَا التَّفْصِيلُ رُبَّمَا يُشِيرُ إلَيْهِ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْ «النَّهْرِ»، وَبِهِ يَحْصُلُ التَّوْفِيقُ بَيْنَ الْقَوْلَيْنِ.

وضاحت: واضح رہے کہ مذکورہ بالا حکم سمیت آگے آنے والے تمام احکام جس طرح بے وضو حالت کے لیے ہے تو اسی طرح جنابت اور حیض و نفاس کی حالتوں کے لیے بھی ہے۔

حدیث اور فقہ کی کتب کو بے وضو چھونے کا حکم:

حدیث اور فقہ کی کتب کو بغیر وضو چھونا جائز ہے البتہ مستحب یہ ہے کہ باوضو چھوا جائے۔

(فتاویٰ محمودیہ، احسن الفتاویٰ)

- موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے:

مَسُّ الْمُحْدِثِ كُتُبَ الْحَدِيثِ:

9- ذَهَبَ الْفُقَهَاءُ إِلَى جَوَازِ مَسِّ الْمُحْدِثِ كُتُبَ الْحَدِيثِ وَإِنْ كَانَ فِيهَا آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ فِي الْجُمْلَةِ. جَاءَ فِي «الْفَتَاوَى الْهِنْدِيَّةِ»: وَيُكْرَهُ لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ مَسُّ كُتُبِ التَّفْسِيرِ وَالْفِقْهِ وَالسُّنَنِ، وَلَا بَأْسَ بِمَسِّهَا بِالْكُمِّ؛ لأَنَّهَا لاَ تَخْلُو عَنْ آيَاتِ الْقُرْآنِ.

قرآن کریم کا ترجمہ بے وضو چھونے کا حکم:

قرآنی آیات کے بغیر مکمل قرآن کریم کا صرف ترجمہ شائع کرنا جائز نہیں۔ (جواہر الفقہ) جہاں تک ایسے خالص ترجمے کو بے وضو چھونے کا حکم ہے تو بعض اہلِ علم نے خالص ترجمہ پر مشتمل کتاب کو بلاوضو چھونا مکروہ قرار دیا ہے۔

- فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

وَلَوْ كان الْقُرْآنُ مَكْتُوبًا بِالْفَارِسِيَّةِ يُكْرَهُ لهم مَسُّهُ عِنْدَ أبي حَنِيفَةَ وَكَذَا عِنْدَهُمَا على الصَّحِيحِ هَكَذَا في «الْخُلَاصَةِ». (الْفَصْلُ الرَّابِعُ في أَحْكَامِ الْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ وَالِاسْتِحَاضَةِ)

غیر مسلم کو قرآن کریم دینے کا حکم:

غیر مسلم کو قرآن کریم دینا اس صورت میں جائز ہے جب وہ ناپاکی کی حالت میں نہ ہو بلکہ غسل کر چکا ہو اور اس کی جانب سے قرآن کریم کی کسی قسم کی بے ادبی اور بے حُرمتی کا اندیشہ نہ ہو، بصورتِ دیگر اس کو قرآن کریم دینا جائز نہیں۔ (قرآن مجید کو بغیر وضو چھونے کا حکم از مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم)

- موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے:

مَسُّ الْكَافِرِ الْمُصْحَفَ:

16- ذَهَبَ الْمَالِكِيَّةُ وَالشَّافِعِيَّةُ وَالْحَنَابِلَةُ وَأَبُو يُوسُفَ مِنَ الْحَنَفِيَّةِ إِلَى أَنَّهُ لا يَجُوزُ لِلْكَافِرِ مَسُّ الْمُصْحَفِ؛ لِأَنَّ فِي ذَلِكَ إِهَانَةً لِلْمُصْحَفِ. وَقَال مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ: لا بَأْسَ أَنْ يَمَسَّ الْكَافِرُ الْمُصْحَفَ إِذَا اغْتَسَل؛ لأَنَّ الْمَانِعَ هُوَ الْحَدَثُ وَقَدْ زَال بِالْغُسْل، وَإِنَّمَا بَقِيَ نَجَاسَةُ اعْتِقَادِهِ وَذَلِكَ فِي قَلْبِهِ لَا فِي يَدِهِ.

نابالغ بچے کے لیے قرآن کریم کو بے وضو چھونے کا حکم:

نابالغ بچے قرآن مجید کو چھونے کے لیے وضو کے پابند نہیں، اور ان کو وضو کا پابند بنانے میں قرآن کریم کی تعلیم و تعلّم کا سلسلہ متاثر بلکہ منقطع ہو جانے کا بھی خدشہ ہے، اس لیے بچے بلا وضو بھی قرآن کریم چھو سکتے ہیں، البتہ ان کو بھی باوضو چھونے کی ترغیب دینی چاہیے۔ (فتاویٰ محمودیہ)

- فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

وَلَا بَأْسَ بِدَفْعِ الْمُصْحَفِ إِلَى الصِّبْيَانِ وَإِنْ كَانُوا مُحْدِثِينَ، وهو الصَّحِيحُ، هَكَذَا فِي «السِّرَاجِ الْوَهَّاجِ». (الْبَابُ السَّادِسُ فِي الدِّمَاءِ الْمُخْتَصَّةِ بِالنِّسَاءِ، الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي أَحْكَامِ الْحَيْضِ وَالنِّفَاسِ وَالِاسْتِحَاضَةِ)

بے وضو قرآن کریم لکھنے کا حکم:

متعدد اہل علم کے نزدیک بلا وضو قرآن کریم لکھنا جائز نہیں، البتہ جواز کی صورت یہ ہے کہ جس جگہ قرآن

لکھا جارہا ہے اس کو نہ چھوئے، یا جہاں لکھا جارہا ہے اس پر کوئی اور کاغذ وغیرہ رکھ کر کتابت کرے۔
(فتاویٰ محمودیہ، احسن الفتاویٰ، قرآن مجید کو بغیر وضو چھونے کا حکم از مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم)

کمپیوٹر اور موبائل کے ذریعے بے وضو قرآن کریم ٹائپ کرنے کا حکم:

مذکورہ بالا مسئلے سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ کمپیوٹر کے ذریعے بلاوضو قرآن کریم ٹائپ کرنا بھی جائز ہے کیوں کہ وہ ”کی بورڈ“ کے ذریعے لکھا جاتا ہے جو کہ کمپیوٹر سے ایک علیحدہ چیز ہے، اس لیے اس کی ممانعت کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ اسی طرح موبائل فون میں بٹن یا ٹچ اسکرین کے ذریعے بلاوضو قرآن کریم لکھنا بھی جائز ہے۔ اس کی مزید تفصیل اگلی قسط میں بیان کی جائے گی ان شاءاللہ۔

فقہی عبارات

- الدر المختار میں ہے:

(وَ) لَا تُكْرَهُ (كِتَابَةُ قُرْآنٍ وَالصَّحِيفَةُ أَوْ اللَّوْحُ عَلَى الْأَرْضِ عِنْدَ الثَّانِي) خِلَافًا لِمُحَمَّدٍ. وَيَنْبَغِي أَنْ يُقَالَ: إنْ وُضِعَ عَلَى الصَّحِيفَةِ مَا يَحُولُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ يَدِهِ يُؤْخَذُ بِقَوْلِ الثَّانِي، وَإِلَّا فَبِقَوْلِ الثَّالِثِ، قَالَهُ الْحَلَبِيُّ ..... (وَالتَّفْسِيرُ كَمُصْحَفٍ لَا الْكُتُبُ الشَّرْعِيَّةُ) فَإِنَّهُ رَخَّصَ مَسَّهَا بِالْيَدِ لَا التَّفْسِيرِ كَمَا فِي «الدُّرَرِ» عَنْ «مَجْمَعِ الْفَتَاوَى». وَفِي «السِّرَاجِ»: الْمُسْتَحَبُّ أَنْ لَا يَأْخُذَ الْكُتُبَ الشَّرْعِيَّةَ بِالْكُمِّ أَيْضًا؛ تَعْظِيمًا، لَكِنْ فِي «الْأَشْبَاهِ» مِنْ قَاعِدَةِ: «إذَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ رُجِّحَ الْحَرَامُ»: وَقَدْ جَوَّزَ أَصْحَابُنَا مَسَّ كُتُبِ التَّفْسِيرِ لِلْمُحْدِثِ، وَلَمْ يَفْصِلُوا بَيْنَ كَوْنِ الْأَكْثَرِ تَفْسِيرًا أَوْ قُرْآنًا، وَلَوْ قِيلَ بِهِ؛ اعْتِبَارًا لِلْغَالِبِ لَكَانَ حَسَنًا. قُلْت: لَكِنَّهُ يُخَالِفُ مَا مَرَّ فَتَدَبَّرْ.

- رد المحتار شرح الدر المختار میں ہے:

(قَوْلُهُ: وَلَا يُكْرَهُ مَسُّ صَبِيٍّ إلَخْ) فِيهِ أَنَّ الصَّبِيَّ غَيْرُ مُكَلَّفٍ، وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْمُرَادَ لَا يُكْرَهُ لِوَلِيِّهِ أَنْ يَتْرُكَهُ يَمَسُّ، بِخِلَافِ مَا لَوْ رَآهُ يَشْرَبُ خَمْرًا مَثَلًا فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ تَرْكُهُ. (قَوْلُهُ: وَلَا بَأْس بِدَفْعِهِ إلَيْهِ) أَيْ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَدْفَعَ الْبَالِغُ الْمُتَطَهِّرُ الْمُصْحَفَ إلَى الصَّبِيِّ، وَلَا يُتَوَهَّمُ جَوَازُهُ مَعَ وُجُودِ حَدَثِ الْبَالِغِ ح. (قَوْلُهُ: لِلضَّرُورَةِ) لِأَنَّ فِي تَكْلِيفِ الصِّبْيَانِ وَأَمْرِهِمْ بِالْوُضُوءِ حَرَجًا بِهِمْ، وَفِي تَأْخِيرِهِ إلَى الْبُلُوغِ تَقْلِيلُ

حِفْظِ الْقُرْآنِ «دُرَرٌ». قَالَ ط: وَكَلَامُهُمْ يَقْتَضِي مَنْعَ الدَّفْعِ وَالطَّلَبِ مِنَ الصَّبِيِّ إِذْ لَمْ يَكُنْ مُعَلِّمًا. (قَوْلُهُ: خِلَافًا لِمُحَمَّدٍ) حَيْثُ قَالَ: أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ لَا يَكْتُبَ؛ لِأَنَّهُ فِي حُكْمِ الْمَاسِّ لِلْقُرْآنِ، «حلْبةٌ» عَنِ «الْمُحِيطِ». قَالَ فِي «الْفَتْحِ»: وَالْأَوَّلُ أَقْيَسُ؛ لِأَنَّهُ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ مَاسٌّ بِالْقَلَمِ وَهُوَ وَاسِطَةٌ مُنْفَصِلَةٌ فَكَانَ كَثَوْبٍ مُنْفَصِلٍ إِلَّا أَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهِ. (قَوْلُهُ: وَيَنْبَغِي إِلَخْ) يُؤْخَذُ هَذَا مِمَّا ذَكَرْنَاهُ عَنِ «الْفَتْحِ»، وَوَفَّقَ ط بَيْنَ الْقَوْلَيْنِ بِمَا يَرْفَعُ الْخِلَافَ مِنْ أَصْلِهِ بِحَمْلِ قَوْلِ الثَّانِي عَلَى الْكَرَاهَةِ التَّحْرِيمِيَّةِ، وَقَوْلُ الثَّالِثِ عَلَى التَّنْزِيهِيَّةِ بِدَلِيلِ قَوْلِهِ: أَحَبُّ إِلَيَّ إِلَخْ. (قَوْلُهُ: عَلَى الصَّحِيفَةِ) قَيَّدَ بِهَا؛ لِأَنَّ نَحْوَ اللَّوْحِ لَا يُعْطَى حُكْمُ الصَّحِيفَةِ؛ لِأَنَّهُ لَا يَحْرُمُ إِلَّا مَسُّ الْمَكْتُوبِ مِنْهُ ط. (قَوْلُهُ: قَالَهُ الْحَلَبِيُّ) هُوَ الشَّيْخُ إِبْرَاهِيمُ الْحَلَبِيُّ صَاحِبُ مَتْنِ «الْمُلْتَقَى» وَشَارِحُ «الْمُنْيَةِ». (قَوْلُهُ: وَالتَّفْسِيرُ كَمُصْحَفٍ) ظَاهِرُهُ حُرْمَةُ الْمَسِّ كَمَا هُوَ مُقْتَضَى التَّشْبِيهِ، وَفِيهِ نَظَرٌ؛ إِذْ لَا نَصَّ فِيهِ بِخِلَافِ الْمُصْحَفِ، فَالْمُنَاسِبُ التَّعْبِيرُ بِالْكَرَاهَةِ كَمَا عَبَّرَ غَيْرُهُ. (قَوْلُهُ: لَا الْكُتُبِ الشَّرْعِيَّةِ) قَالَ فِي «الْخُلَاصَةِ»: وَيُكْرَهُ مَسُّ الْمُحْدِثِ الْمُصْحَفَ كَمَا يُكْرَهُ لِلْجُنُبِ، وَكَذَا كُتُبُ الْأَحَادِيثِ وَالْفِقْهِ عِنْدَهُمَا. وَالْأَصَحُّ أَنَّهُ لَا يُكْرَهُ عِنْدَهُ. اهـ قَالَ فِي «شَرْحِ الْمُنْيَةِ»: وَجْهُ قَوْلِهِ: «إِنَّهُ لَا يُسَمَّى مَاسًّا لِلْقُرْآنِ»؛ لِأَنَّ مَا فِيهَا مِنْهُ بِمَنْزِلَةِ التَّابِعِ اهـ وَمَشَى فِي «الْفَتْحِ» عَلَى الْكَرَاهَةِ فَقَالَ: قَالُوا: يُكْرَهُ مَسُّ كُتُبِ التَّفْسِيرِ وَالْفِقْهِ وَالسُّنَنِ؛ لِأَنَّهَا لَا تَخْلُو عَنْ آيَاتِ الْقُرْآنِ، وَهَذَا التَّعْلِيلُ يَمْنَعُ مِنْ شُرُوحِ النَّحْوِ. اهـ (قَوْلُهُ: لَكِنْ فِي «الْأَشْبَاهِ» إِلَخْ) اسْتِدْرَاكٌ عَلَى قَوْلِهِ: «وَالتَّفْسِيرُ كَمُصْحَفٍ»؛ فَإِنَّ مَا فِي «الْأَشْبَاهِ» صَرِيحٌ فِي جَوَازِ مَسِّ التَّفْسِيرِ، فَهُوَ كَسَائِرِ الْكُتُبِ الشَّرْعِيَّةِ، بَلْ ظَاهِرُهُ أَنَّهُ قَوْلُ أَصْحَابِنَا جَمِيعًا، وَقَدْ صَرَّحَ بِجَوَازِهِ أَيْضًا فِي «شَرْحِ دُرَرِ الْبِحَارِ». وَفِي «السِّرَاجِ» عَنِ «الْإِيضَاحِ» أَنَّ كُتُبَ التَّفْسِيرِ لَا يَجُوزُ مَسُّ مَوْضِعِ الْقُرْآنِ مِنْهَا، وَلَهُ أَنْ يَمَسَّ غَيْرَهُ، وَكَذَا كُتُبُ الْفِقْهِ إِذَا كَانَ فِيهَا شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ، بِخِلَافِ الْمُصْحَفِ فَإِنَّ الْكُلَّ فِيهِ تَبَعٌ لِلْقُرْآنِ. اهـ وَالْحَاصِلُ أَنَّهُ لَا فَرْقَ بَيْنَ التَّفْسِيرِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْكُتُبِ الشَّرْعِيَّةِ عَلَى الْقَوْلِ بِالْكَرَاهَةِ وَعَدَمِهِ، وَلِهَذَا قَالَ فِي «النَّهْرِ»: وَلَا يَخْفَى أَنَّ مُقْتَضَى مَا فِي الْخُلَاصَةِ عَدَمُ الْكَرَاهَةِ مُطْلَقًا؛ لِأَنَّ مَنْ أَثْبَتَهَا حَتَّى فِي التَّفْسِيرِ نَظَرَ إِلَى مَا فِيهَا مِنَ الْآيَاتِ، وَمَنْ نَفَاهَا نَظَرَ إِلَى أَنَّ الْأَكْثَرَ لَيْسَ كَذَلِكَ، وَهَذَا يَعُمُّ التَّفْسِيرَ أَيْضًا، إِلَّا أَنْ يُقَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ فِيهِ أَكْثَرُ مِنْ غَيْرِهِ اهـ أَيْ فَيُكْرَهُ مَسُّهُ دُونَ غَيْرِهِ مِنَ الْكُتُبِ الشَّرْعِيَّةِ، كَمَا جَرَى عَلَيْهِ الْمُصَنِّفُ تَبَعًا لِلدُّرَرِ، وَمَشَى عَلَيْهِ فِي «الْحَاوِي الْقُدْسِيِّ» وَكَذَا فِي «الْمِعْرَاجِ» وَ«التُّحْفَةِ»، فَتَلَخَّصَ فِي الْمَسْأَلَةِ ثَلَاثَةُ أَقْوَالٍ، قَالَ ط: وَمَا فِي «السِّرَاجِ» أَوْفَقُ بِالْقَوَاعِدِ. اهـ أَقُولُ: الْأَظْهَرُ وَالْأَحْوَطُ الْقَوْلُ

الثَّالِثُ: أَيْ كَرَاهَتُهُ فِي التَّفْسِيرِ دُونَ غَيْرِهِ؛ لِظُهُورِ الْفَرْقِ؛ فَإِنَّ الْقُرْآنَ فِي التَّفْسِيرِ أَكْثَرُ مِنْهُ فَيُغَيِّرُهُ، وَذِكْرُهُ فِيهِ مَقْصُودٌ اسْتِقْلَالًا لَا تَبَعًا، فَشَبَهُهُ بِالْمُصْحَفِ أَقْرَبُ مِنْ شَبَهِهِ بِبَقِيَّةِ الْكُتُبِ. وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْخِلَافَ فِي التَّفْسِيرِ الَّذِي كُتِبَ فِيهِ الْقُرْآنُ بِخِلَافِ غَيْرِهِ كَبَعْضِ نُسَخِ الْكَشَّافِ، تَأَمَّلْ. (قَوْلُهُ: وَلَوْ قِيلَ بِهِ) أَيْ بِهَذَا التَّفْصِيلِ، بِأَنْ يُقَالَ: إنْ كَانَ التَّفْسِيرُ أَكْثَرَ لَا يُكْرَهُ، وَإِنْ كَانَ الْقُرْآنُ أَكْثَرَ يُكْرَهُ. وَالْأَوْلَى إلْحَاقُ الْمُسَاوَاةِ بِالثَّانِي، وَهَذَا التَّفْصِيلُ رُبَّمَا يُشِيرُ إلَيْهِ مَا ذَكَرْنَاهُ عَن «النَّهْرِ»، وَبِهِ يَحْصُلُ التَّوْفِيقُ بَيْنَ الْقَوْلَيْنِ. (قَوْلُهُ: قُلْت: لَكِنَّهُ إلَخْ) اسْتِدْرَاكٌ عَلَى قَوْلِهِ: «وَلَوْ قِيلَ بِهِ» إلَخْ. وَحَاصِلُهُ: أَنَّ مَا مَرَّ فِي الْمَتْنِ مُطْلَقٌ، فَتَقْيِيدُ الْكَرَاهَةِ بِمَا إذَا كَانَ الْقُرْآنُ أَكْثَرَ مُخَالِفٌ لَهُ، وَلَا يَخْفَى أَنَّ هَذَا الِاسْتِدْرَاكَ غَيْرُ الْأَوَّلِ؛ لِأَنَّ الْأَوَّلَ كَانَ عَلَى كَرَاهَةِ مَسِّ التَّفْسِيرِ وَهَذَا عَلَى تَقْيِيدِ الْكَرَاهَةِ فَافْهَمْ. (قَوْلُهُ: فَتَدَبَّرْ) لَعَلَّهُ يُشِيرُ بِهِ إلَى أَنَّهُ يُمْكِنُ ادِّعَاءُ تَقْيِيدِ إطْلَاقِ الْمَتْنِ بِمَا إذَا لَمْ يَكُنْ التَّفْسِيرُ أَكْثَرَ، فَلَا يُنَافِي دَعْوَى التَّفْصِيلِ.

موبائل فون یا کسی اور ڈیجیٹل ڈیوائس میں موجود قرآن کریم کو بلا وضو چھونے کا حکم

موبائل فون سمیت ہر ڈیجیٹل ڈیوائس دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے:

موبائل فون، لیپ ٹاپ یا کسی اور ڈیجیٹل ڈیوائس کے حصوں اور اجزا کا جائزہ لیا جائے تو یہ دو حصوں پر مشتمل نظر آتا ہے:

1۔ہارڈ وئیر:

اس سے مراد وہ اجزا ہیں جو ظاہری اور مادّی وجود رکھتے ہیں جنھیں چھوا جاسکتا ہے، جیسے کیسنگ کور، اسکرین سمیت ہارڈ وئیر کے تمام اجزا وغیرہ۔

2۔ سوفٹ وئیر:

اس سے مراد وہ اجزا ہیں جو ظاہری اور مادّی وجود نہیں رکھتے جیسے موبائل اور ڈیجیٹل ڈیوائس چلانے والا آپریٹنگ سسٹم، پروگرامز، ایپلی کیشنز سمیت تمام سوفٹ وئیرز۔ واضح رہے کہ آڈیو، ویڈیو، فوٹو، ورڈ یا پی ڈی ایف فائلز وغیرہ سبھی سوفٹ ڈیٹا کے ضمن میں آتے ہیں۔

اس دوسری قسم یعنی سوفٹ وئیرز سے متعلق اس قدر جاننا اہم ہے کہ یہ ظاہری اور مادی مستقل وجود نہیں رکھتے، یہ محض برقی لہریں ہوتی ہیں جنھیں چھوا نہیں جاسکتا، ان کو موبائل فون سمیت کسی بھی ڈیجیٹل ڈیوائس سے الگ نہیں کیا جاسکتا حتی کہ اگر موبائل فون اور ڈیجیٹل ڈیوائس کے ٹکڑے کرلیے جائیں تو بھی انھیں کہیں سے برآمد نہیں کیا جاسکتا۔ ان تمام وجوہات کی وجہ سے انھیں مستقل مادّی وجود کا درجہ دینا اور اس کے تمام احکام اس پر جاری کرنا مشکل ہے۔

موبائل فون سمیت کسی بھی ڈیجیٹل ڈیوائس کو مصحفِ قرآنی کا درجہ نہیں دیا جاسکتا:

ماقبل کی تفصیل سمجھنے کے بعد یہ سمجھیے کہ قرآن کریم جب سوفٹ فائل کی صورت میں موبائل، لیپ ٹاپ

یا کسی اور ڈیجیٹل ڈیوائس میں محفوظ ہوتا ہے تو وہ دوسری قسم یعنی سوفٹ ویئرز میں شمار ہوتا ہے جس کی تفصیل بیان ہوچکی کہ یہ مستقل مادی وجود نہیں رکھتی، اس لیے جب قرآنی سوفٹ ویئر موبائل فون یا کسی اور ڈیجیٹل ڈیوائس میں محفوظ کر دیا جائے تو پورے موبائل اور ڈیجیٹل ڈیوائس کو قرآنی مصحف کا درجہ نہیں دیا جاسکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ موبائل فون یا کوئی اور ڈیجیٹل ڈیوائس تو کم و بیش بہت سے سوفٹ فائلز اور دیگر امور پر مشتمل ہوتا ہے، اور قرآن کریم انھی میں سے ایک فائل کی صورت میں محفوظ ہوتا ہے۔ جب قرآنی سوفٹ فائل کی وجہ سے پورے موبائل اور ڈیجیٹل ڈیوائس کو مصحف کا درجہ نہیں دیا جاسکتا تو اس پر مصحف کے تمام احکام بھی جاری نہیں کیے جاسکتے۔ البتہ اس کی مثال یوں دی جاسکتی ہے جیسا کہ ایک صندوق میں مختلف چیزیں رکھی ہوں ان میں ایک قرآن کریم بھی رکھا ہوا ہو، یا جیسا کہ ایک شیشے میں قرآن کریم محفوظ کر لیا جائے تو ظاہر ہے کہ اس صندوق یا شیشے کو مصحف کا درجہ نہیں دیا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآنی سوفٹ ویئر پر مشتمل موبائل اور ڈیجیٹل ڈیوائس کو چومنے کو مصحف قرآنی کو چومنے کا درجہ نہیں دیا جاسکتا۔

ما قبل کی تفصیل کی روشنی میں ثابت ہونے والے احکام:

ما قبل کی تفصیل کی بنا پر درج ذیل احکام معلوم ہو جاتے ہیں:

1۔ موبائل سمیت کسی بھی ڈیجیٹل ڈیوائس کو قرآنی مصحف قرار دے کر اس کے لیے وضو ضروری قرار نہیں دیا جاسکتا، بلکہ جس موبائل اور ڈیجیٹل ڈیوائس میں قرآن محفوظ ہو اس کو بلا وضو چھونا جائز ہے۔

2۔ موبائل سمیت کسی بھی ڈیجیٹل ڈیوائس میں جب قرآنی سوفٹ فائل کھول دی جائے تو ایسی صورت میں اس موبائل اور ڈیجیٹل ڈیوائس کے اسکرین کو قرآنی ورق کا درجہ بھی نہیں دیا جاسکتا، جس کی وجوہات یہ ہیں کہ:

- جب قرآنی سوفٹ فائل کی وجہ سے موبائل اور ڈیجیٹل ڈیوائس کو مصحف کا درجہ حاصل نہیں تو موبائل اور ڈیجیٹل ڈیوائس کے اسکرین کو قرآنی ورق کا درجہ بھی حاصل نہیں ہوگا۔
- یہ سوفٹ قرآن جو موبائل یا کسی اور ڈیجیٹل ڈیوائس کے اسکرین سے نظر آتا ہے یہ در حقیقت اس اسکرین پر نہیں ہوتا بلکہ اسکرین سے الگ ایک اور شیشہ نما چیز پر نظر آتا ہے جسے ریم کہا جاتا ہے، اس لیے یہ اسکرین

اس ریم سے جدا چیز ہے، اس کو قرآنی ورق کا درجہ نہیں دیا جاسکتا، اور نہ ہی اسے متصل غلاف کا درجہ دیا جاسکتاہے، یہ ایسا ہے جیسے شیشے میں قرآن کریم رکھا ہوا ور اسے اوپر سے چھوا جائے۔

خلاصہ:

ماقبل کی تفصیل سے یہ مسئلہ بخوبی معلوم ہوجاتاہے کہ:

ڈیجیٹل ڈیوائس چاہے موبائل ہو، کمپیوٹر ہو یا لیپ ٹاپ وغیرہ؛ اس میں قرآنی سوفٹ فائل میں تلاوت کرنے کے لیے وضو ضروری نہیں، بلکہ بلاوضو موبائل کو بھی چھوا جاسکتاہے، موبائل کے اسکرین کو بھی، اور اسی طرح صفحہ پلٹنا بھی درست ہے، البتہ بہتر یہی ہے کہ باوضو ہو کر چھوے۔

(تفصیل دیکھیے: قرآن مجید کو بغیر وضو چھونے کا حکم از مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم)

جامعہ دارالعلوم کراچی کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

"موبائل میں قرآنی آیات کے جو نقوش ہمیں نظر آتے ہیں حقیقت میں وہ حروف و نقوش موجود نہیں ہوتے بلکہ صرف شعاعیں اور برقی لہریں ہوتی ہیں جو ہمیں نظر آتی ہیں، لہٰذا یہ نقوش قرآنی آیات کے حکم میں نہیں، اس لیے بغیر وضو اس کو چھونا جائز ہے، خاص کر جب اسکرین کا شیشہ بھی حائل ہو، البتہ ادب کا تقاضا یہ ہے کہ بلاوضو اسکرین پر ہاتھ نہ لگائے۔ (تبویب: 24/ 958)"

(فتویٰ نمبر: 90/ 1523)

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

03362579499